REGD NO. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم مقتنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ ۲۵ وفا ۱۳۳۸ھش ۲۵ جولائی ۱۹۵۹ء نمبر ۱۷۴

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## کی صحت یابی کیلئے دُعا کی تحریک

### احباب حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۴ جولائی۔ بارش کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح نخلہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر آن دُعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا شافی و قادر خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد کامل شفا بخشے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## عطیّات برائے جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ کی عمارت کی تکمیل کے لئے بذریعہ اخبار الفضل احباب جماعت کی خدمت میں عطیہ جات کی درخواست کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت نے جو عطیہ جات کی گراں قدر رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کی فہرست الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہے۔ جن احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اور ہمیں گراں قدر عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کی تازہ فہرست جو جماعت احمدیہ لاہور سے تعلق رکھتی ہے درج ذیل ہے۔

ابھی بہت سی رقم کی ضرورت ہے۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع کیا جانے والا ہے۔ لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو دوبارہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس ضروری اور اہم کار خیر میں حصہ لیں۔

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور ۱۰۰ روپیہ

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ لاہور ۱۰۰ 〃

(۳) محترم ملک غلام محمد صاحب قصور ۱۰۰ 〃

(۴) محترم چوہدری فتح محمد صاحب بریجے ٹرانسپورٹ لاہور ۱۰۰ روپیہ

(۵) محترم چوہدری ضیاء اللہ صاحب اومیگا ریڈیو کمپنی لاہور ۱۰۰ 〃

(۶) شاہ نواز لمیٹڈ لاہور بذریعہ مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب ۱۰۰ 〃

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب نے مکرم حافظ مبارک احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی تحریک پر ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

فجزاھا اللہ احسن الجزاء

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

## ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اور عطاء اللہ صاحب کلیم کے اعزاز میں

### وکالتِ تبشیر کی طرف سے عشائیہ کا اہتمام

ربوہ ۲۴ جولائی۔ کل شام وکالت تبشیر کی طرف سے مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں تحریک جدید کے وکلاء صاحبان اور بعض مبلغین اسلام کے علاوہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب قائمقام وکیل الاعلیٰ اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر تیرہ سال سے زائد عرصہ تک امریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے دوسری بار غانا (مغربی افریقہ) تشریف لے جا رہے ہیں۔ دعوت طعام کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب کی زیر صدارت کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سابق مبلغ سیرالیون نے کی۔ بعد ازاں مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے وکالت تبشیر کی طرف سے ہر دو مبلغین کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا۔ آپ ایک ایسے ملک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ جو اس وقت دنیا کا امیر ترین ملک ہے۔ اور علمی لحاظ سے بھی بہت ممتاز مقام رکھتا ہے ایسے ملک میں کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا فی الحقیقت ایک قابل فخر کارنامہ ہے۔ اسی طرح ایڈریس میں مکرم عارف صاحب نے مکرم مولوی کلیم صاحب کو پُرخلوص طور پر الوداع کہتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اگرچہ اپنے عزیزوں سے جدائی بہت شاق گزرتی ہے لیکن یہ امر ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ مکرم کلیم صاحب خدمت اسلام کی غرض سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسلام کی خاطر ان کا اپنے عزیزوں دوستوں اور وطن سے جدائی اختیار کرنا بہت مبارک ہے۔ اور ان کی خوش قسمتی پر دلالت کرتا ہے۔

بعدہ ہر دو مبلغین کرام نے مختصر سی تقاریر میں وکالت تبشیر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ نیز آخر میں صاحب صدر نے تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے سے متعلق بعض قیمتی نصائح فرمائیں۔ صاحب صدر کے ارشادات کے بعد یہ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ - مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۵۹ء

# دین میں مبالغہ

دین میں کس طرح ایک پہلو میں عام انسان مبالغہ اور غلو کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس کی مثال مسلمانوں کی ایک ایسی تعداد میں ملتی ہے۔ جو موجودہ مغربی سیاسی نظاموں سے متاثر ہو کر اسلام کو بھی اسی قسم کا ایک سیاسی نظام ثابت کرنے میں مصروف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کا ایک خودساختہ نظریہ پیش نظر رکھ لیا ہے۔ اور ہر بات کے جانچنے کے لئے اسی نظریہ کو معیار قرار دے لیا ہے۔ ان لوگوں نے اس میں یہاں تک غلو کیا ہے کہ ان کے خیال میں کوئی عمل جو اسلامی نظام کو برسراقتدار لانے کے لئے کیا جائے وہی نیکی ہے تو۔ وہ عمل فی الحقیقت اسلامی تعلیمات سے کتنا ہی کیوں نہ گرا ہوا ہو۔ بلکہ خواہ ایسا عمل فساد فی الارض کا باعث ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ حال ہی میں صاحبان علم و فضل کے درمیان یہ بحث چل رہی ہے کہ کیا حکمت عملی کے تقاضا سے بھی اسلامی اصول منسوخ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

اس نظریہ کے اثبات میں ایک گروہ بڑے بڑے دلائل پیش کر رہا ہے۔ اور اس کے مقابل میں دوسرا گروہ اس کے منفی پہلو پر زور دیتا ہے۔ ہم اس بحث کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ صرف اس قدر یہاں بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ بحث محض اس وجہ سے شروع ہوئی ہے۔ کہ بحث کرنے والوں کے نزدیک "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کا خود ساختہ نظریہ ہی فی الحقیقت صحیح نظریہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جب یہ نظریہ انسان کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے تو نیک و بد کا تضاد نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اور صرف حکمت عملی جو سیاست کا ایک اہم جزو ہے۔ سامنے رہ جاتی ہے۔ جو کھینچتے کھینچتے سچائی سے بہت دور لے جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بڑے سے برا فعل بھی خود ساختہ آئینہ میں صحیح معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور سیدھی سادھی شریعت میں باب الحیل کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس کی سرحدیں آخر لادینی کو چھونے لگتی ہیں۔

علاوہ ازیں جب کوئی صاحب علم اپنی عقل کی رنگین عینک پہن لیتا ہے۔ تو وہ تمام شریعت کو اس ایک رنگ میں رنگنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ یہ سیاسی اسلام کے حامی بھی اسلامی تاریخ کو اپنے رنگ میں رنگ دینا چاہتے ہیں۔ ان کا نہ صرف نقطہ نظر ہی بدل جاتا ہے۔ بلکہ وہ اسلامی مصطلحات کو ترک کر کے ان کی جگہ نئے نئے سیاسی الفاظ اپنی تقاریر و تحاریر میں استعمال کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی اللہ یا رسول اللہ کہنے کی بجائے "عظیم الشان لیڈر" وغیرہ خطابات سے یاد کرنے لگتے ہیں۔ ان میں سے ایک ڈرامائی قسم کے ادیب نے تو یہ غضب کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات بھی بطرز ناول لکھ ماری ہے۔ جس گروہ سے یہ صاحب تعلق رکھتے ہیں۔ وہ سیاسی اسلام کا علمبردار ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کتاب میں کیا کچھ ہوگا۔

اس گروہ نے جو کمال دکھایا ہے وہ یہ ہے کہ صدر اول کی تمام تاریخ ہی دینی کی بجائے سیاسی بنا کر رکھ دی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بجائے پیغمبر خدا کے محض ایک ایسا ہی سیاسی لیڈر بنا دیا ہے۔ جیسے کہ نعوذ باللہ آجکل کے لینن قسم کے لیڈر ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اشتراکیت کو برسراقتدار لانے کے لئے ہر قسم کے تقوے کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہی سے ایک منصوبہ کے ماتحت اپنی پارٹی کی تعلیم و تربیت کر رہے تھے۔ اور جب انہیں موقعہ ملا۔ تو اپنے ٹرینڈ ساتھیوں کی مدد سے عربستان کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور حکومت کے ذریعہ اسلامی نظریات کو پھیلانے کی کوشش کی۔ بعینہ اسی طرح جس طرح اشتراکی زعماء نے روسی شہنشاہیت کی بجائے اپنی حکومت بالجبر قائم کر لی ہے۔ اور ساری دنیا میں پھیلنے کی کوشش میں ہیں۔

پھر یہ گروہ یہ ثابت کرنے میں بھی مصروف ہے کہ خلفائے راشدین کا انتخاب بالکل جمہوری طریق پر ہوا تھا۔ چنانچہ ایک دوست نے تو ایک کتابچہ میں ہر انتخاب کی سرحدیں تخیل کی کھینچ تان سے پبلک یعنی جمہوریہ سے جا ملاتی ہیں۔ اور یہ مضحکہ خیز حقیقت پیش کی ہے کہ انتخاب پہلے ہو جاتا تھا اور جمہور کی رضامندی بعد میں لے لی جاتی تھی۔ اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ چونکہ بعد میں لوگ انتخاب پر اعتراض نہیں کرتے رہے۔ اس لئے جمہور کی رضامندی واضح ہے۔

یہ من گھڑت تاریخ اس لئے بنائی گئی ہے تا کہ آجکل کے مغربی جمہوری نظام حکومت کو اسلام کے چوکھٹے میں فٹ کیا جائے۔ اور یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ مغربی جمہوری نظام ہی بہترین نظام حکومت ہے اور اس لئے ان کے زعم میں ہو نہیں سکتا۔ کہ اسلام نے اس نظام کی تائید نہ کی ہو۔ حالانکہ خلفائے راشدین کی تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ چند اہل الرائے جو متقی اور مخلص تھے خلیفہ کا انتخاب کیا اور ایسا اللہ تعالےٰ کی تائید سے ہوتا رہا۔ اور کسی کو بعد میں اسے معزول کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافت راشدہ کی نوعیت منفرد ہے۔ اور کوئی سابقہ یا موجودہ دنیاوی نظام حکومت اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایسے منفرد نظام کو موجودہ جمہوریت کی اصطلاحات وغیرہ میں پیش کرنا بڑے درجہ کی تحریف فی التاریخ کے علاوہ دینی اصولوں میں بھی تبدیلی کے مترادف ہے۔ اگرچہ جیسا کہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے بعد خلافت راشدہ جاری نہیں رہی۔ لیکن آپ کے فوری بعد بعض لوگوں کو بھی خلافت کے مقام پر کھڑا کیا جانا مناسب سمجھا گیا یا انہوں نے خود کھڑا ہونا چاہا۔ وہ خلافت راشدہ کی نوعیت ہی کی خلافت تھی نہ کہ آجکل کی طرح کا کوئی جمہوری نظام۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی مورخ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کسی کو خلیفہ راشد نہیں سمجھتے۔ بلکہ بعد کے تمام خلفاء کو بادشاہ کہنا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے خلیفہ کا لقب اختیار کئے رکھا۔

اس طرح آجکل بعض مسلم سیاستین نے خلافت اور بادشاہت کے تصورات کو غلط ملط کر دیا ہوا ہے۔ اور مغربی جمہوری نظام حکومت کے تتبع میں بادشاہت کو غیر اسلامی قرار دے کر جمہوری نظام کے تصورات کو اسلامی خلافت پر غلطی سے چسپاں کر دیتے ہیں۔ اور اس کو اس حد تک لے جاتے ہیں۔ کہ وہ صدر اول کی تاریخ کی نوعیت کو بھی اپنے خواہشاتی تصورات کے مطابق بدل دینا چاہتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام مغربی جمہوری نظام حکومت کا مخالف ہے ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسلام کا نظام خلافت اپنی نوعیت کا منفرد نظام ہے۔ اور خلافت راشدہ یا خلافت علی منہاج نبوت صرف اللہ تعالےٰ ہی قائم کرتا ہے۔ اس لئے جو لوگ خلافت راشدہ کی مغربی جمہوری نظام سے تطبیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ تاریخ اور اسلامی اصول دونوں میں تحریف و تبدیلی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس لئے آجکل جو جمہوریتیں اسلامی ممالک میں رائج ہیں وہ چونکہ مغربی نظاموں کی نقل ہیں۔ ان کی ہم تائید اس معنے میں نہیں کر سکتے۔ کہ اسلام نے بھی اسی قسم کی جمہوریت کی تلقین کی ہے۔ البتہ چونکہ یہ نظام اب بیشتر اسلامی ممالک اختیار کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم اس کو اسلامی اصول تقوے سے مزین کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

الذین ان مکنٰھم
فی الارض اقاموا
الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ
وامروا بالمعروف
ونھوا عن المنکر

یعنی مسلمانوں کو اگر زمین پر ہم طاقت دیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ اور معروف کا حکم دیں۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکیں۔

اسلام کے نزدیک اصل چیز تقویٰ ہے۔ اور جس طرح اسلام افراد کو تقوے پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح وہ ان کے حکومتی نظام کو بھی تقوے پر قائم کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اس لئے ہر اسلامی ملک کے صاحبان اقتدار سے یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ طرز حکومت کی بجائے زیادہ توجہ تقوے کی طرف مبذول کریں۔ اور خود بھی اسلامی اخلاق سے مزین ہوں۔ اور عوام کو بھی اسلامی اخلاق سے مزین کرنے کی کوشش کریں۔ اور حکومت کے تمام کام اسلامی اخلاق کے مطابق سرانجام دیں۔ اور ملک میں ایسا ماحول پیدا کریں۔ جس میں اسلامی اخلاق پنپنے کا زیادہ سے زیادہ موقعہ حاصل ہو۔ اور ملک میں امن قائم رکھیں۔ تاکہ تمام انسان اپنی اپنی قابلیت کے مطابق کام کریں۔ اور اس کا اجر پائیں۔

# سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغ اسلام

## دو افراد کا قبولِ اسلام۔ ماہانہ رسالہ اسلام کی وسیع اشاعت۔ آسٹریا کا تبلیغی دورہ

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

### رسالہ "اسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں ماہانہ رسالہ کے تین شیوع اپنے اپنے وقت پر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوئے۔ ان میں حسبِ ذیل مضامین درج کئے گئے:۔

اسلام میں نجات کا مفہوم۔ ایک یورپین مصنف کی کتاب "اسلام" پر تنقیدانہ تبصرہ۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام کیا ہے؟ کیا اسلام ترقی کے خلاف ہے؟ اسلام۔ احمدیت کا شعار۔ سوالات کے جواب۔ مسجد فرینکفورٹ۔ امن اور امن کانفرنسیں۔ عیسائیت کے ماخذ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی علالت۔ پیغام امام۔ احادیث۔ قارئین کے خطوط۔ ریویو کتب۔ تفسیر سورۃ کہف۔

کل ۴۰۰۰ پرچے بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی علالت اور حضور کی صحت کی خبر دوبارہ شائع کی گئی۔ بہت سے قارئین کی طرف سے حضور کی صحت کے بارہ میں خطوط موصول ہوئے۔ اس رسالہ کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک صاحب نے جنوری تا جون کے چھ شیوع کو ایک ایک ہزار کی تعداد میں حاصل کر کے تقسیم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ان سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اور تفصیلات طے ہونے پر یہ چھ شیوع ایک ایک ہزار کی تعداد میں دوبارہ چھپوا کر مہیا کئے جائیں گے۔

### پریس۔ تالیف و تصنیف

قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری کا کام جاری رہا۔ خاکسار اس کام پر گذشتہ اڑھائی سال سے لگا ہوا ہے۔ اب یہ کام انشاء اللہ العزیز عنقریب ختم ہو کر مسودہ پریس میں دے دیا جائے گا۔

ایک ماہانہ رسالہ "مذاہب و ادیان" نے رسالہ "اسلام" کے ایک اداریتی مضمون بعنوان "دین اور بے دینی" کو ہماری اجازت سے شائع کیا۔ ایک خط خاکسار نے لندن کے مشہور روزنامہ "ڈیلی میل" کو تعدد ازدواج کے موضوع پر لکھا۔ جو اس اخبار کی ۱۹ مئی کی اشاعت میں چھپا۔ "مذہبی دنیا" کی کمیٹی کے اجلاس میں خاکسار شریک ہوا۔ اور ایک مضمون خاکسار کے ذمہ لگایا گیا۔ جو خاکسار افریقہ میں موجودہ اسلامی تبلیغی کاروائیوں کے موضوع پر اس کمیٹی کی طرف سے شائع کی جانے والی سالانہ کتاب کے لئے لکھے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ خاکسار ایک پریس کانفرنس میں بھی شامل ہوا۔

### مسجد

سوئٹزرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں نقشہ جات کی تیاری کا کام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً آرکیٹکٹ سے ملاقات کر کے مشورے کئے گئے۔ نقشہ اب تیار ہو گیا ہے اسی سلسلہ میں خاکسار ایک بار میئر سے اور چند بار دوسرے افسران کارپوریشن سے ملا۔ نیز تعمیر ہی کے سلسلہ میں بعض اور ملاقاتیں بھی کیں۔

### آسٹریا کا تبلیغی دورہ

جون کے شروع میں خاکسار آسٹریا کے تبلیغی دورہ پر گیا۔ اس ضمن میں بذریعہ خط و کتابت مختلف قسم کے انتظامات طے پائے تھے۔ لیکچروں کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۹ جون کو خاکسار نے ویانا میں اسلام پر ایک مفصل تقریر کی یہ تقریر شہر کے ایک مشہور ہال میں ہوئی۔ اسی شام وی آنا ریڈیو نے خاکسار کے ساتھ ایک انٹرویو نشر کیا۔ اگلے روز ایک اور جگہ (یونیورسٹی کی اورینٹیل انسٹی ٹیوٹ) میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔ وی آنا میں خاکسار نے مختلف مواقع پر نئے احمدی احباب سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کیں اور انہیں تنظیم اور چندوں وغیرہ کی طرف توجہ دلائی۔ پہلی تقریر کے بعد ایک اور نوجوان نے بیعت بھی کی۔ فالحمد للہ۔

مورخہ ۱۵ جون کو خاکسار کا ایک لیکچر شہر انزبرک میں یونیورسٹی میں ہوا۔ انزبرک میں بھی خاکسار نے مختلف افراد سے تبلیغی ملاقاتیں کیں لیکچر کے بعد بھی ایک گروپ سے گفتگو ہوئی۔

### دیگر تبلیغی اجلاس۔ عیدین

عید الفطر مورخہ ۱۰ اپریل کو منائی گئی۔ اس روز ایک صاحب نے جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے بیعت کی۔ فالحمد للہ۔ عید کی نماز کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ عید الاضحیہ مورخہ ۱۷ جون کو منائی گئی۔ اور اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔ حضور کی بیماری کی اطلاع افراد جماعت کو سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں بذریعہ خطوط کر دی گئی تھی۔ اور متعدد بار تازہ اطلاع صحت کی بھی پہنچائی جاتی رہی۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی مہمانوں کی تواضع کھانے سے کی گئی۔ ایک خاتون نے خطبہ عید کی نقل طلب کی۔ جو بہم پہنچائی گئی۔

مورخہ ۲۹ اپریل کو شہر بازل میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے "اسلام زمانۂ حال" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں سوال و جواب کے دوران میں ایک نوجوان مستشرق کے ساتھ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ علاوہ دیگر تقاریب اور انفرادی ملاقاتوں کے دو بار مقامی افراد جماعت کے اجلاس بلائے گئے

---

## کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام

"حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا۔ اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اسکی محبت ظاہر کرتا ہے اور اسکے ایمان اور اسکے اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کیساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش اپنے اندر لے لیتا ہے یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے انکی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے دنیا کی آنکھ انکو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اسکے زمانہ میں محبت کی۔ تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف انکی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اسکے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے"۔

(فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم)

ایک اجلاس میں حضور کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی

## تبلیغی ملاقاتیں۔ لٹریچر

مختلف مواقع پر انفرادی ملاقاتیں کی گئیں۔ بالخصوص زیورک۔ انزبرک اور وی آنا میں افراد سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ قریباً دس مختلف شہروں میں مطالبہ پر لوگوں کو کتب و رسائل جات بھجوائے گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی تبلیغی خطوط بھی لکھے جاتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی تربیتی اور انتظامی امور پر قریباً ۱۴۰ خطوط لکھے گئے۔ رسالہ "اسلام" کے نمونے کے پرچے منگوانے والوں کو بھی خطوط لکھے گئے۔ اور خریداری کی تحریک کی گئی۔

## متفرق

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کی سرحدوں کے درمیان ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو اقتصادی لحاظ سے گویا سوئٹزرلینڈ کا ہی حصہ ہے۔ اس کا نام Liechtenstein ہے وہاں خاکسار کو ایک پبلک لیکچر کی دعوت ملی ہے۔ یہ لیکچر انشاء اللہ العزیز دسمبر میں ہوگا۔ آسٹرین ریڈیو پر خاکسار کا ایک لیکچر "اسلام کی تبلیغی کارروائیوں" کے موضوع پر نشر کیا جائیگا۔ سوس ٹیلی ویژن والوں نے بھی اس لیکچر کو نشر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو افراد نے بیعت کی۔ ان کے نام علے الترتیب عمر اور اسلم رکھے گئے ہیں۔ احباب ان نئے احمدی افراد کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ ان ممالک میں اسلام و احمدیت کی ترقی اور کامرانی کے دن کو قریب تر لے آئے اور ہماری ادنیٰ اور حقیر مساعی بار ور ثابت ہوں۔

آمین

# سالانہ اجتماع ــــــ علمی و ذہنی مقابلے

## ۲۳۔۲۴۔۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے:۔

۱۔ حفظ قرآن مجید ۲۔ ترجمہ قرآن مجید ۳۔ مطالعہ کتب احادیث ۴۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵۔ مضمون نگاری ۶۔ تقریری مقابلے۔

مجالس سالانہ اجتماع سے قبل علاقائی یا ضلع وار بنیاد پر تقریری اور تحریری مقابلے کرائیں اور ہر معیار میں سے اول آنے والوں کو مرکزی مقابلوں کے لئے بھجوایا جائے ان مقابلوں میں نوٹس یا کتب ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی۔

حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ قرآن مجید۔ مطالعہ حدیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بلاک وار مقابلہ ہوگا۔ بعد میں فائنل مقابلہ سٹیج پر ہوگا۔

علمی مقابلوں میں تین معیار کے خدام شامل ہونگے۔

معیار اول مولوی فاضل۔ شاہد

معیار دوم گریجویٹ اور اس سے اوپر کی تعلیم کے معیار کے

معیار سوم اس سے کم درجہ تعلیمی معیار کے۔

تقریری مقابلے مندرجہ ذیل عنوانات میں سے ہونگے۔

۱۔ مذہب کا اثر انسانی کردار پر
۲۔ خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا استحکام
۳۔ پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق
۴۔ احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں
۵۔ نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔
۶۔ شعار اسلامی کی پابندی جزو ایمان ہے
۷۔ تحریک جدید کی اہمیت
۸۔ اسلام میں نظام خلافت
۹۔ آنحضرت صلعم مصلح عالم کی حیثیت میں

تحریری مقابلوں کے عنوان حسب ذیل ہونگے مقالہ نگار حضرات کاغذ اپنے ہمراہ لائیں اول اور دوم آنے والے مقالہ کی اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔

۱۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت منقول و معقول طریق پر۔
۲۔ یوم آخرت اور بعث بعد الموت۔
۳۔ فرشتوں کا وجود اور ان کا کام
۴۔ الخلافۃ فی الاسلام
۵۔ کیا مذہب اور سائنس متضاد چیزیں ہیں
۶۔ کفارہ کا رد
۷۔ نظام وصیت اور اسکی اہمیت
۸۔ کمیونزم اور اسلام
۹۔ وقف جدید کی اہمیت۔

ذہنی مقابلے:۔ مندرجہ ذیل ذہنی مقابلے ہونگے۔

۱۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ ذہانت کا پرچہ

قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

# غرباء کے لئے غلہ کا انتظام اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات اپنے اندر ایک دوامی رنگ رکھتی ہیں۔ اور ان کی تعمیل جماعت کے لئے ہمیشہ موجب صد برکات رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایسی تحریکات میں سے ایک تحریک ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کی ہے جس میں حضور نے تحریک فرمائی کہ:

"جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے کھڑے ہو جائیں اور غرباء کے لئے چندہ بطور غلہ دیں"

اس تحریک کی تفصیل بیان کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے غرباء کے لئے غلہ نکالیں۔ زکوٰۃ چالیسواں حصہ کی ہوتی ہے۔ پس اگر کسی نے دس من غلہ لیا ہو تو اس میں سے دس سیر غلہ غرباء کے لئے نکالے اور دس سیر غلہ کا بوجھ قطعاً ایسا نہیں جو کسی کے لئے ناقابل برداشت ہو۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر عورتیں خشکے میں ہی احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی کو وہ پورا کر سکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں عورتیں خشکے پر بہت آٹا ضائع کر دیتی ہیں۔ پہلے آٹے کے پیڑے پر کافی خشک لگاتی ہیں۔ پھر اس کو جھاڑتی ہیں۔ اور جب روٹی پک جاتی ہے تو ایک دفعہ پھر اس پر سے خشک جھاڑتی ہیں۔ اگر عورتیں خشک میں احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی وہ آسانی سے پوری کر سکتی ہیں۔ لیکن فرض کرو اگر کوئی عورت خشکے میں یہ کمی نہیں نکال سکتی تو پھر بھی اس کے نتیجہ میں اگر کسی دن کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ چالیسواں حصہ کے حساب سے چالیس دنوں کے بعد ایک دن فاقہ بنتا ہے اور یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ اگر کوئی شخص انتالیس دن آپ روٹی کھاتا ہے اور ایک دن اپنے غریب بھائی کو کھلا دیتا ہے تو یہ ایک احمدی کے لئے ادنیٰ قربانی ہے جو وہ کر سکتا ہے" (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:۔

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔ درحقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں وہ نمونہ دکھانے کا موقع نہیں ملتا جو صحابہ نے مدینہ میں دکھایا ہے۔ اس لئے ہمیں کم از کم اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے اپنے فرض کو ادا کرنا چاہیئے جو اسلام کی طرف سے ہم پر عاید کیا گیا ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک فرمائی وہاں یہ بھی فرمایا:۔

"پھر میں باہر کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر مقامی طور پر ان جماعتوں میں غریب (احمدی) ہوں تو وہ ان کا بھی خیال رکھیں۔ صرف یہی نہیں کہ قادیان کے غرباء کا خیال رکھا جائے بلکہ ہر جگہ کے غرباء کا مقامی جماعتیں خیال رکھیں۔ اور جو لوگ اپنے لئے غلہ جمع نہیں کر سکتے ان کے لئے کچھ حصہ اپنے غلہ میں سے الگ کر دیں تاکہ وہ ان ایام میں اطمینان کے ساتھ روٹی کھا سکیں"

امسال شعبہ خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ احباب کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک رکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ کو ان مقامات پر جہاں راشننگ نہیں اپنے اراکین اور دیگر احباب جماعت کو تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ ان ایام میں جب ہمارے آقا بیمار ہیں اس خدمت خلق کے کام کی طرف متوجہ ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ چاہیئے کہ مجالس انصار اللہ امیر اور غریب کے درمیان واسطہ کا کام دیں اور ربوہ اور باہر ہر جگہ اپنے غرباء کے لئے گندم کا مناسب انتظام کریں اور اپنی کارگزاری سے شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## درخواست دعا

ہماری مسجد کی تعمیر میں بعض مشکلات حائل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے اور جلد مسجد تعمیر ہو جائے۔ آمین (مولوی اللہ دتا سابق درویش۔ ڈرگ ضلع ....)

# جنگ احد کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر استدلال

از قریشی اعجاز الحق صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حضرت خاتم الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور اس وقت ہوا جبکہ دنیا خدا تعالےٰ سے منہ موڑ چکی تھی۔ اور تاریکی پورے زور سے چھا گئی تھی۔ اور نور کی شعاعیں دھیمی پڑ گئی تھیں۔ خدائے بزرگ و برتر کو اہل زمین کی اس پستی اور زبوں حالی پر ترس آیا اور اس نے راہنمائی کے لئے اپنے ایک برگزیدہ بندے کو بھیجا۔ رشد و ہدایت کا یہ آفتاب ملک عرب کے شہر مکہ میں طلوع ہوا۔ مگر اس کی روشنی نے تمام روئے زمین کو منور کر دیا۔ چنانچہ سعید الفطرت انسانوں نے آپؐ کی آواز پر لبیک کہی۔ مگر وہ لوگ جن کے دل سیاہ ہو چکے تھے۔ آپؐ کی جان کے درپے ہو گئے۔

قریش مکہ نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن عزیز چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اور پھر ان کی شدید عداوت نے معرکۂ بدر میں اسلام کی اس شمع کو بجھانا چاہا۔ مگر منشائے الٰہی کے مطابق قریش خائب و خاسر ہو کر واپس لوٹے۔ جنگ بدر کے بعد اہل مکہ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔ عرب میں تو ایک آدمی کے مارے جانے پر انتقامی جنگوں کا وہ سلسلہ شروع ہو جاتا کہ الامان! اور اب تو ستر اکابر قریش مارے گئے تھے گھر گھر میں صف ماتم بچھ گئی تھی۔ چنانچہ بقیۃ السیف سرداران قریش نے دوبارہ مصمم ارادہ کیا کہ اس دفعہ ضرور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ الکفر ملۃ واحدۃ کے مطابق مٹھی بھر مسلمان ایک طرف تھے۔ اور سارا عرب دوسری طرف تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ سارا عرب رسول کریمؐ کے خلاف تھا۔ بات یہ ہے کہ مخالفت اور تکذیب کا دور ہر زمانہ میں اپنی پرانی یاد تازہ کرتا رہا ہے مگر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے یعنی کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی۔ رسول کریمؐ سچے نبی تھے۔ آپؐ کی صداقت کی یوں تو بہت سی دلیلیں ہیں۔ مگر اس وقت ہم صرف ...... ...............

جنگ احد کی روشنی میں رسول کریمؐ کی صداقت دیکھتے ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخبروں کے ذریعہ سے اہل مکہ کے ناپاک ارادوں کی خبر ہو چکی تھی آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے اور نیز دیکھا کہ میری تلوار کا سر ٹوٹ گیا ہے۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ گائے ذبح کی جا رہی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ ...........

.......... کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط اور محفوظ زرہ کے اندر ڈال ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ آپؐ نے اس خواب کی کیا تعبیر فرمائی ہے" فرمایا گائے کے ذبح ہونے سے میں سمجھتا ہوں کہ میرے بعض صحابہ اس جنگ میں شہید ہونگے اور تلوار کا کنارہ ٹوٹنے سے بعض میرے عزیزوں کی شہادت کی طرف اشارہ ہے یا شاید خود مجھے اس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مدینہ کے اندر ٹھہر کر ہی دشمن کا مقابلہ کرنا زیادہ مناسب ہے" آپؐ کی یہ خواب جنگ احد میں حرف بحرف پوری ہوئی اور اس رؤیا کے مطابق رسول اللہ کے ستر صحابہ شہید ہوئے۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ شاید مجھے بھی کوئی تکلیف پہنچے آپؐ کا ایک دانت شہید ہو گیا۔ اور زرہ کی دو کڑیاں آپؐ کے رخسار مبارک میں چبھ گئیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریمؐ کو کس طرح اللہ تعالیٰ آئندہ کے واقعات کی خبر دیدیتا تھا لڑائی کے لئے روانہ ہونے سے پہلے

آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ لینا ضروری سمجھا بعض اکابر صحابہ نے تو رسول کریمؐ کی تجویز کے مطابق یہی رائے پیش کی کہ مدینہ کے اندر رہ کر ہی دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ مگر کثرت اس بات کے حق میں تھی کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے اس جوش کو دیکھکر ان کی بات مان لی۔ یہ واقعہ بذات خود رسول کریمؐ کی صداقت کی زندہ جاوید دلیل ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) آپؐ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو اپنی برتری ظاہر کرنے کے لئے اپنی رائے لوگوں سے منواتے جیسا کہ آجکل ڈکٹیٹر اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ ہر بات انہی کے فیصلے کے مطابق ہو۔ یہ چیز صرف دنیوی جاہ و حشمت کے لئے کی جاتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے نبی کو دنیوی اعزاز سے کچھ بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ ایسی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔

جب رسول کریمؐ نے لشکر کو کوچ کا حکم دیا تو بعض صحابہ کو خیال آیا کہ انہوں نے آپؐ کی بات نہ مان کر غلطی کی ہے۔ اس لئے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ کی رائے ہی درست ہے ہم مدینہ میں ٹھہر کر ہی مقابلہ کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا "خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کر دے" اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء جب کوئی عہد کرتے یا تجویز مان لیتے ہیں۔ تو پھر اسی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریمؐ نے بھی اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے واپس جانا مناسب نہ سمجھا بلکہ اپنی بات پر قائم رہے یہ بھی آپؐ کی صداقت کی ایک بین دلیل ہے

ایک اور بات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرتی ہے وہ آپؐ کا عزم و استقلال ہے۔ جب اسلامی لشکر آگے بڑھنے لگا تو عبد اللہ ابن ابی ابن سلول (منافقوں کے سردار) نے کہا کہ چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی اور ناتجربہ کار نوجوانوں کے کہنے پر باہر نکل آئے ہیں اس لئے میں ان کے ساتھ ہو کر لڑنا پسند نہیں کرتا یہ کہکر وہ اپنے تین سو سپاہیوں کو لیکر واپس مدینہ لوٹ گیا۔ اب اسلامی لشکر کی تعداد سات سو رہ گئی۔ یہ حالت بڑی نازک تھی۔ دشمنان اسلام کی کثرت کو دیکھکر بعض مسلمان بھی متزلزل ہو گئے۔ مگر رسول خدا جن کو اپنے رب پر پورا پورا اعتماد تھا کہ وہ مسلمانوں کو ضرور فتح سے ہمکنار کرے گا۔ بے خوف و خطر آگے بڑھتے گئے۔ اس موقعہ پر اگر کوئی اور شخص ہوتا تو خوف و ہراس اس پر طاری ہو جاتا اور اس کے پاؤں ڈگمگا جاتے۔ اور فوراً لشکر کو واپسی کا حکم دے دیتا۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے انبیاء میں مشکل سے مشکل وقت میں بھی توکل علی اللہ میں ذرہ بھر کمی نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے خدا سے والہانہ محبت رکھتے ہوئے ایک نئے جوش اور نئے ولولے کیساتھ آگے قدم بڑھاتے ہیں چنانچہ آنحضرتؐ نے بھی نہایت عزم و استقلال اور جرأت و دلیری کے ساتھ اسلامی لشکر کو آگے بڑھایا۔ یہ واقعہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست اور روشن دلیل ہے۔

میدان احد میں اسلامی فوج کی پشت کی طرف پہاڑی میں ایک درہ تھا۔ آنحضرتؐ کی دوربین نظر نے یہ بھانپ لیا کہ یہاں سے حملہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ........

...... پچاس تیر اندازوں کو وہاں مقرر کیا اور فرمایا کہ ہمیں خواہ فتح ہو یا شکست تم نے یہاں سے نہیں ہلنا۔ چنانچہ پہلے ہی حملہ میں کفار کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس طرح رسول کریمؐ کی بات پوری ہوئی۔

تیر اندازوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں نے کافروں کو بھگا دیا ہے تو وہ بھی اپنے امیر کی نافرمانی کرتے ہوئے میدان میں پہنچ کر مال غنیمت جمع کرنے لگے اسی اثنا میں خالد بن ولیدؓ نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) ایک لشکر لے کر اس درہ کی طرف سے حملہ کر دیا اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریمؐ نے ان تیر اندازوں کو کیوں اتنی تاکید کی تھی کہ وہاں کھڑے رہیں۔ رسول کریمؐ کے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کارفرما ہوتی تھی۔ اگر (نعوذ باللہ) آپؐ خدا کی طرف سے مبعوث نہ ہوئے ہوتے تو آپ کی باتیں ہرگز درست نہ ہوتیں۔

لشکر کفار نے جب دوبارہ حملہ کیا۔ تو مسلمانوں کی حالت ابتر تھی۔ حضرت مصعب بن عمر کے شہید ہو جانے پر جب یہ افواہ اڑی کہ رسول کریمؐ کو (نعوذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے۔ تو مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے۔ مگر جب پتہ چلا کہ آپؐ زندہ ہیں تو تمام صحابہ پروانوں کی طرح آپ کے گرد جمع ہو گئے اور انہوں نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دئے جن کو دیکھکر دنیا دنگ رہ گئی۔ مرد تو کیا عورتیں بھی بہادری کا مجسمہ تھیں ایک دشمن آنحضرتؐ پر وار کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو ایک مسلمان عورت جھپٹ کر وار کو اپنے اوپر لیتی ہے اور دشمن کو کاری ضرب لگاتی ہے جب دشمن وار کرنے ہی جاتا ہے تو جان نثار طلحہؓ وار کو ہاتھ پر روکتے ہیں۔ ہاتھ کٹ جاتا ہے۔ مگر اس کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے۔ کیا تاریخ ہمیں کسی اور شخص کی مثال پیش کر سکتی ہے جس کے ساتھ لوگوں کو اتنی محبت ہو؟ صحابہؓ کا آپؐ کی خاطر جان پر کھیل جانا یقیناً ایک ایسی بات ہے جو آپ کو ممتاز کر دیتی ہے اور آپؐ کی صداقت کی دلیل بن جاتی ہے

جنگ کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کی مدد سے اپنے زخم دھوئے اور حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے آپ کی زرہ کی دو کڑیاں نکالیں جو آپ کے رخسار مبارک میں چبھ گئی تھیں۔ روایت ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا آپؐ نے فرمایا "کیف یفلح قوم خضبوا وجہ نبیھم بالدم وھو یدعوھم الی ربھم۔ یعنی کس طرح نجات پائے گی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے منہ کو اسکے خون سے رنگ دیا اس جرم میں کہ وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا "اللھم اغفر لقومی فانھم لایعلمون یعنی" اے میرے اللہ تو میری قوم کو معاف فرمادے کیونکہ اس بے شعور جہالت اور لاعلمی سے ہوا ہے" اللہ اکبر کتنا عظیم انسان ہے وہ نبی کہ دشمن نے جبرے

(باقی صفحہ ۸ پر)

# تعمیر جامعہ احمدیہ کیلئے مخلصین جماعت کے گرانقدر عطیہ جات

جامعہ ایک ایسا ادارہ ہے جس میں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس ادارہ کے فارغ التحصیل نوجوان مختلف ممالک میں خدمت اسلام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور بیرونی مشنوں میں تمام مربی اس کے روح رواں ہیں۔ علاوہ ازیں باہر کے ملکوں سے آنے والے طلباء بھی اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ آجکل بھی جرمنی افریقہ۔ انڈونیشیا وغیرہ کے کئی نوجوان زیر تعلیم ہیں۔ غرض اس ادارہ کی اہمیت کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ اس تعلیمی ادارہ کے ہوسٹل کی عمارت کی تعمیر شروع ہونے والی ہے اور دوستوں سے عطیہ جات وصول کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے وفد دورہ کر رہے ہیں۔ جن احباب نے اس غرض کے لئے گرانقدر عطیہ جات دیئے ہیں ان کی فہرست کا ایک حصہ درج ذیل ہے

(۱) مکرم شیخ میر احمد صاحب دنیاپور ضلع ملتان ۔۔۔ ۱۰۰

(۲) مکرم شیخ محمد اسلم صاحب و محمد سلیم صاحب " " ۔۔۔ ۱۵۰

(۳) مکرم ڈاکٹر محمد رفیق صاحب بی۔ M.B.B.S بورے والا ۔۔۔ ۱۰۰

(۴) مکرم چوہدری بشیر الدین۔ چوہدری صلاح الدین۔ چوہدری ضیاء الدین صاحبان کمیشن ایجنٹ وہاڑی ضلع ملتان ۔۔۔ ۲۵۰

(ناظم انتظام پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

## کوئٹہ میں فضل عمر سپورٹس کلب کا قیام اور کھیلوں کے مقابلے

نوجوانوں کے لئے کھیل نہایت ضروری ہے۔ کھیل سے جسمانی، اخلاقی اور بالآخر دینی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہمارے خدام مناسب حد تک ضرور اس میں حصہ لیں۔ میں جب کوئٹہ میں بطور مربی متعین ہوا تو شروع سے ہی مجھے احساس رہا کہ خدام کی دینی و جماعتی کاموں کی دلچسپی بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے کسی کھیل کا انتظام کیا جائے۔ ابتداء میں صرف رنگ کا کھیل شروع کیا گیا۔ جب نوجوانوں نے کچھ دلچسپی کا اظہار کیا تو اپریل میں مکرم چوہدری سردار احمد صاحب اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب قائد مجلس ہذا کے تعاون سے والی بال کا کھیل بھی شروع کر دیا اور ساتھ ہی "فضل عمر سپورٹس کلب" کے نام سے تنظیم مکمل کر کے اپنی ٹیم کو "بلوچستان والی کلب" کے ساتھ ملحق بھی کر دیا خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہمیں ان مقاصد میں کافی کامیابی حاصل ہوئی جن کے پیش نظر یہ کھیلوں کا سلسلہ جاری کیا گیا تھا۔ مسجد کا بیرونی احاطہ جو پہلے غیر آباد دکھائی دیتا تھا اب عصر کے بعد خدام و اطفال سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور عصر مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حاضری بھی کافی بڑھ گئی ہے۔

اس پروگرام میں مزید دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ماہ ایک ٹورنامنٹ منعقد کیا جائے جس میں فی الحال صرف اپنے ممبر ہی شامل ہوں۔ چنانچہ ۲۶-۲۷-۲۸ جون کو والی بال کا مقابلہ شروع ہوا اور [illegible] کی شکل میں گیارہ ٹیموں نے اس میں حصہ لیا۔

۲۸ جون تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری سردار احمد صاحب سیکرٹری کلب نے احباب کے سامنے کلب کے قیام کے اغراض و مقاصد اور کارکردگی پر روشنی ڈالی اور ان دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس سلسلہ میں ہماری مدد کی۔ آپ نے کہا کہ مکرم حاجی فیض الحق خانصاحب امیر جماعت کوئٹہ۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب قائد علاقائی۔ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب اور مکرم میاں دین محمد صاحب خاص طور پر ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہر آن ہماری اعانت فرمائی۔

اس کے بعد محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم اے صدر کلب ہذا نے کھیل کی اہمیت واضح کرتے ہوئے دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ اس کار خیر میں نوجوانوں کے ساتھ مزید تعاون فرمائیں۔ بعد ازاں آپ نے اول، دوم آنے والے خدام کو انعامات تقسیم فرمائے۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے دعا کرانے کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور نوجوانوں میں دینی جوش پیدا ہو۔

(رشید الدین مربی کوئٹہ)

## مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

### چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیر دفتر۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاددہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی رکن کے لئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار [illegible] ½ پائی فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع صرف ۱۲/ سالانہ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔

چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایہ تکمیل کو پہنچایا جا سکے۔ اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔ پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے۔ اور اسی کے مطابق چندہ دے کر ماجور ہونا چاہئے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## ضرورت مندوں کے لئے

(۱) داخلہ سنٹرل ٹریننگ کالج: شرائط عمر ۱۹۔ بی ایڈ کے لئے ڈگری اور سی ٹی کے لئے ایف اے یا ایف ایس سی۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں مع شمولات ذیل ۱۵/۸/۵۹ تک اطلاع دفتر ہذا میں (۱) پاسپورٹ فوٹو (۲) مصدقہ نقل سند میٹرک (۳) مصدقہ نقول ڈگری ڈپلومہ (۴) مضمون وار نمبروں کا سرٹیفکیٹ مصدقہ پرنسپل یا رجسٹرار (۵) سرٹیفکیٹ طبیت۔ پراسپکٹس قیمتی ۱۴/۱ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور سے حاصل ہو۔ (پ-ٹ ۲۰/۷/۵۹)

(۲) سولین سکالرشپ سکیم: انتخاب دی پرنسپل ای ایم ای افسران پاکستان آرمی جس کو سرکاری خرچ پر بی ایس سی انجینئرنگ کی تعلیم دلائی جائے گی۔ وظیفہ ۱۳۰ روپے ماہوار۔ علاوہ فیس تعلیم و امتحانات۔ بعد میں مختصر کورس پاکستان ملٹری اکیڈمی کا کورس پاس کر کے الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرنگ کا مستقل و باقاعدہ کمیشن حاصل کر سکیں گے۔

شرائط پاکستانی مرد عمر ۱/۹/۵۹ کو ۱۶ تا ۲۱۔ ایف ایس سی (ریاضی۔ فزکس کیمسٹری) انجینئرنگ کالج کا امتحان داخلہ پاس کرے۔ انٹر سروسز سلیکشن بورڈ موزوں قرار دے۔ کمیشن حاصل کر کے سات سالہ ملازمت فوجی کرنے کا معاہدہ تحریر کرے۔ (پ-ٹ ۲۰/۷/۵۹)

(۳) سول و فارن سروس امتحان ۱۹۵۹ء: امتحان مقابلہ ۱۶/۱۱/۵۹ کو کراچی۔ لاہور ڈھاکہ میں ہوگا۔ نمونہ فارم درخواست واپسی لفافہ بھیج کر رجسٹرار پبلک سروس کمیشن کراچی لاہور یا ڈھاکہ سے یا کسی ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر سے حاصل کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۰/۷/۵۹)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

## ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ماہ جولائی کی دس تاریخ کو چھپ چکا تھا مگر سیلابوں کی وجہ سے ذرائع آمدورفت مسدود ہو گئے۔ اس لئے رسالہ لاہور میں رکا پڑا رہا۔ راستے کھلنے پر فوراً احباب کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا۔ جو امید ہے کہ احباب کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی صاحب کو نہ ملا ہو تو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ روانہ کیا جا سکے۔ جن احباب کی طرف ریویو کا چندہ واجب الادا ہے۔ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ وی پی پر ۶/ زیادہ خرچ آتا ہے۔

(مینجر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

# متروکہ مکانوں اور دکانوں کی منتقلی کا کام یکم اگست ۱۹۵۹ء سے شروع کر دیا جائیگا

## حکومت چند روز کے اندر تمام متروکہ جائدادوں کے حقوق ملکیت حاصل کرنے سے متعلق اعلان جاری کریگی

### چیف سٹلمنٹ کمشنر مسٹر ہاشم رضا کا اعلان

لاہور ۲۳ جولائی۔ کل پاکستان کے چیف سٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے بتایا کہ متروکہ مکانوں اور دکانوں کی منتقلی کا کام ایک ہفتے کے بعد اگست سے شروع کر دیا جائے گا۔

سب سے پہلے متروکہ جائدادیں ان دعویداروں کو منتقل کی جائیں گی۔ جن کے ذمہ کوئی سرکاری واجبات یا کرایہ مکان واجب الادا نہیں ہیں۔ اس کے بعد ان دعویداروں کے نام جائدادیں منتقل کی جائیں گی۔ جن کے ذمہ بقایا جات ہیں۔ سید ہاشم رضا جو سابقہ صوبہ سندھ کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ کل بذریعہ تیزگام واپس پہنچے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چند روز کے اندر اندر حکومت پاکستان تمام متروکہ جائدادوں کے حقوق ملکیت ایک اعلان کے ذریعہ حاصل کرے گی۔ اس اعلان کا مسودہ وزارت قانون کے پاس ہے انہوں نے بتایا کہ سابقہ صوبہ سندھ میں کافی متروکہ زمین پڑی ہوئی ہے۔ جو ابھی تک الاٹ نہیں ہوئی۔ اس لئے دعویداروں کو چاہئے کہ وہ گنجان اضلاع کے بجائے ان اضلاع میں جہاں ابھی زمین مل سکتی ہے۔ الاٹمنٹ کی درخواست دیں۔ انہوں نے بتایا کہ گنجان اضلاع سے دعویداروں کو غیر گنجان اضلاع میں منتقل کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے اور جو دعویدار اس فیصلے سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ وہ اپنا نقصان کریں گے۔ اور اس کے بعد ان کو کافی وقت انتظار کرنا پڑے گا۔ یا ممکن ہے ان کو پھر موقعہ ہی نہ ملے اور جو لوگ گنجان اضلاع میں زمین حاصل کرنے پر مصر ہیں۔ ان کو اس پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ غیر گنجان علاقوں میں ان کو زیادہ زمین مل جائے گی۔

۴ یونٹ تصور کیا جائے گا۔ اور یہ صرف ایک دعویدار کو جو اس میں مقیم ہے الاٹ کیا جائے گا۔

## محمد بن قاسم کی یادگار قائم کی جائیگی

ملتان ۲۳ جولائی۔ یہاں سے تین میل کے فاصلے پر قاسم بیلا بستی میں مشہور مسلم جرنل محمد بن قاسم فاتح سندھ کی یادگار قائم کی جائیگی توقع ہے کہ ڈپٹی کمشنر ملتان اس منصوبے کیلئے عوامی فنڈ قائم کریں گے۔ یادگار کا ڈیزائن اور حجم چندے کی رقم کی مقدار پر منحصر ہے محمد بن قاسم پہلے مجاہد اسلام ہیں جو برصغیر پاکستان میں داخل ہوئے اور انہوں نے قاسم بیلا بستی میں قیام کیا جو انہی کے نام سے مشہور ہے۔

## آزاد کشمیر کو ۳۰ ہزار ٹن گندم کی ترسیل

کراچی ۲۳ جولائی۔ سیلاب کے باعث ٹرانسپورٹ کی مشکلات کے باوجود مرکزی وزارت خوراک و زراعت نے آزاد کشمیر میں گندم کی قلت رفع کرنے کے لئے کثیر مقدار میں گندم بھیجی ہے۔ اس ماہ وزارت امور کشمیر کی معرفت ۶ جولائی کو ۵ سو ٹن گندم کی مانگ آئی۔ دوسری مانگ ۹ جولائی کو آئی مگر ریلوے حکام سیلاب کی وجہ سے بلٹی بک نہ کر سکے۔ بہر حال ۱۸ جولائی کو ۱۵ ہزار ٹن گندم بھیجدی گئی۔ گذشتہ اتوار ۱۵ ہزار ٹن کی دوسری کھیپ بھی بھیجدی گئی۔

## ہندوستان مصری روئی خریدیگا

قاہرہ ۲۳ جولائی ہندوستانی حکومت نے مصر کی لمبی ریشے والی روئی خریدنے کی درخواست کی ہے۔ مصر کے قائمقام وزیر اقتصادیات عباس فریکی نے قاہرہ میں ہندوستانی سفیر رتن کمار نہرو سے ملاقات کی۔ اور اس مقدار سے متعلق بات کی۔ جو ہندوستان خریدنی چاہتا تھا۔ انہوں نے ہندوستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان اقتصادی تعلقات کے استحکام کے ذرائع پر بھی گفتگو کی۔

## معاوضہ بڑھانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں

لاہور ۲۳ جولائی۔ کمشنر بحالیات مسٹر ریاض الدین احمد نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ حکومت متروکہ جائدادوں کے دعویداروں کا معاوضہ بڑھانے کی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بارے میں اخبار کی خبر بالکل بے بنیاد ہے مسٹر ریاض الدین نے یہ غلط فہمی بھی دور کی۔ جو بعض لوگوں میں پیدا ہو گئی تھی کہ ایک متروکہ گھر کو ایک

## مقبوضہ کشمیر کے سیلاب میں ۱۳۲ افراد ہلاک

نئی دہلی ۲۳ جولائی، یہاں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں سیلاب سے ۱۸ فوجی ہلاک ہو چکے ہیں وادی کے بعض علاقوں سے صحیح صورت حال کا پتہ بھی نہیں چلا ہے۔ بخشی غلام محمد نے بتایا ہے کہ حکومت عنقریب ایسا قانون نافذ کرنے والی ہے کہ کسان اپنی زمین وغیرہ فروخت نہ کر سکیں۔ بتایا جاتا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے وہاں حالت اتنی خراب ہو گئی ہے کہ لوگوں نے زمینیں فروخت کرنا شروع کر دی ہیں۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق وہاں کل ایک سو ۳۲ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ خیال ہے کہ زیادہ افراد ہلاک ہوئے ہوں گے

# پاک و ہند کے وزرائے مالیات کی کانفرنس ۳۱ جولائی کو شروع ہوگی

## پاکستان تصفیے کے لئے ۱۶ مالی مسائل پیش کرے گا

کراچی ۲۳ جولائی۔ حکومت پاکستان نے وزارتی سطح کی پاک و ہند کانفرنس کا جو ۳۱ جولائی کو نئی دہلی میں شروع ہوگی، ۱۶ نکاتی ایجنڈا شائع کر دیا ہے۔ کانفرنس پاک و ہند کے متنازعہ فیہ مالی مسائل پر بحث و تمحیص کرے گی۔

مسٹر شعیب وزیر مالیات کانفرنس میں شرکت کے لئے ۳۱ جولائی کو پہنچ جائیں گے کانفرنس کے انعقاد سے تین روز پیشتر پاکستان کا سات ارکان کا ایک وفد ہندوستانی حکام سے وزارتی سطح کی کانفرنس کے نکات پر بحث و تمحیص کرے گا۔ اس وفد کی قیادت مسٹر ایچ اے مجید سیکرٹری وزارت مالیات کریں گے اس کے ارکان یہ ہوں گے مسٹر نثار احمد ایم۔ اے مظفر جوائنٹ سیکرٹریان وزارت مالیات۔ مسٹر اے جی قاضی سیکرٹری مالیات مغربی پاکستان مسٹر ڈی کے پاور سیکرٹری مالیات مشرقی پاکستان۔ رانا یاسین اکاؤنٹنٹ جنرل مشرقی پاکستان۔ مسٹر نصیر الدین ڈپٹی سیکرٹری مالیات اور سعید احمد ڈپٹی کنٹرولر سٹیٹ بنک زرمبادلہ

پاک و ہند کے وزرائے مالیات کی کانفرنس میں ہندوستان ۲۲ مسائل پیش کرے گا اور پاکستان ۱۶۔ پاکستان کی جانب سے پیش کئے جانے والے نکات میں یہ مسائل ہیں۔

ریزرو بنک آف انڈیا کی قابل تقسیم املاک کا انتقال یکم اپریل ۱۹۴۸ء اور ۳۰ جون ۱۹۴۸ء کے مابین ریزرو بنک آف انڈیا نے جو ایک روپے کے نوٹ اور اس کے وصول کئے ان کی ادائیگی روپے کی قیمتیں گرانے پر بجیثیت پاکستان کا حصہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء اور ۳۰ جون ۱۹۴۸ء کے مابین کرنسی امپیریل سٹیٹ بنک کے بقایا کا تصفیہ۔ بین المملکتی لین دین میں بقایا کی ادائیگی۔ ریزرو بنک آف انڈیا منافع کی تقسیم وصوبوں میں پاکستان کے حصے کی ادائیگی۔ پاکستان کے حصے کے فوجی سامان کی عدم سپلائی کا معاوضہ گذشتہ جنگ عظیم میں پاکستان کی املاک پر سرکاری قبضہ کا معاوضہ۔ صوبائی حکومتوں ڈسٹرکٹ بورڈوں اور دوسری مقامی جماعتوں کے دعاوی کا تصفیہ۔ تقسیم سے پیشتر کے پاکستانی ٹھیکیداروں کے دعاوی کا تصفیہ۔ مشرقی اور مغربی بنگال کے مابین مالی تصفیے۔ مغربی بنگال اور آسام کے ٹریبونل کے ایوارڈ کا نفاذ۔ انسرون کی کانفرنس میں پاکستان بحث و تمحیص کے لئے حسب ذیل نکات پیش کرے گا۔ پاکستان اور ہندوستان کے مابین ریزرو فنڈ اور

ریزرو بنک آف انڈیا کی املاک کی تقسیم ہندوستان کی کفالتیں جو پاکستان میں ادا کی گئیں۔ کینیڈین ڈیپارٹمنٹ کی املاک کی تقسیم۔ مسلح فوج کی فلاح و بہبود کے فنڈ کی تقسیم میں پاکستان کا حصہ۔ امرتسر کے آبپاشی کے قرضے کی واپسی۔ بنگال کے مشترکہ اکاؤنٹ کی تازہ پڑتال۔ مہاجر پنشنروں کی پنشن کی ادائیگی پنشنر تارکین وطن کو دوبارہ ملازمت کی اجازت پنشنروں کو پولیس کے کنگ میڈل اور انڈین پولیس میڈل کے الاؤنس کی ادائیگی وثیقہ پنشن کی ادائیگی۔ ہندوستانی صوبوں سے پاکستانی صوبوں کے دعاوی کا تصفیہ پوسٹ آفس سیونگ بینک کے حسابات اور پوسٹل سرٹیفکیٹوں کے حسابات کا تبادلہ۔

## پاکستان اور یونان کے مابین تجارتی مذاکرات

کراچی ۲۳ جولائی۔ یونان کے تجارتی وفد اور وزارت تجارت کے نمائندوں کے مابین تجارتی مذاکرات کل بھی جاری رہے۔ پاکستانی نمائندوں کے بڑے ترجمان مسٹر اے جی رضا جوائنٹ سیکرٹری وزارت تجارت کر رہے ہیں۔ وزارت خوراک و زراعت کے بھی ایک نمائندے نے کل کے مذاکرات میں شرکت کی۔ کیونکہ یونانی وفد پاکستان سے چاول بھی درآمد کرنا چاہتا ہے۔ کل کے مذاکرات میں ان اشیاء کی اقسام کا جائزہ لیا گیا جن کی بنیاد دونوں ملکوں کے مابین تجارتی معاہدہ طے ہوگا۔

## درخواستِ دُعا

خاکسار نے امسال ایف۔ اے کا امتحان خدا تعالیٰ کے فضل سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

(محمد حمید قریشی کاپی رائیٹر الفضل)

## اہلِ امریکہ تک اسلام کا پیغام پہنچانا ایک عظیم ذمہ داری کی حیثیت رکھتا ہے

### اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کے سامنے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں

(ڈاکٹر خلیل احمد ناصر)

ربوہ ۲۲ جولائی امریکہ میں احمدیہ مشن کے سابق مبلغ انچارج مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ امریکہ جیسے مالدار ترین ملک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا اور وہاں کے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام بنانا ایک عظیم ذمہ داری کی حیثیت رکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس فریضہ کو کما حقہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی تعلیم کا ایسا عملی نمونہ پیش کیا جائے کہ جس سے وہ یہ اطمینان حاصل کر سکیں کہ فی الواقعہ اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے انکی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں اس استقبالیہ تقریب کا اہتمام محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا جس میں محلہ کے عہدیدار صاحبان کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی تقریب کا آغاز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے کی بعد ازاں مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح صدر محلہ دارالصدر جنوبی نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں چودہ سال کے بعد امریکہ سے آپ کی کامیاب مراجعت پر اہل محلہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی۔ اور نہایت پرخلوص طور پر خوش آمدید کہتے ہوئے ان دعائیہ کلمات پر ایڈریس کو ختم کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آئندہ پہلے سے بھی بڑھ کر خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں محلہ دارالصدر جنوبی کے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امریکہ میں تبلیغ اسلام کی ضرورت اس کی اہمیت اور اسکے طریق کار پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی آپ نے فرمایا امریکہ دنیا کا مالدار ترین ملک ہے اور وہ اس امر کا دعویدار ہے کہ اسے آزاد دنیا کی قیادت حاصل ہے اسکی اس حیثیت کے پیش نظر وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے کا کام ایک عظیم ذمہ داری کی حیثیت رکھتا ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ خدا نے جماعت احمدیہ کو اسی غرض کے تحت قائم فرمایا ہے کہ تا اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پھیلے اور یہ دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آ جمع ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ امریکہ دنیا کا مالدار ترین ملک ہے۔ اور اپنی بے حساب دولت کے بل بوتے پر وہ بیشتر ممالک کو امداد دے رہا ہے لیکن جہاں دنیوی لحاظ سے وہ بہت مالدار اور ذی ثروت ہے وہاں روحانی لحاظ سے اسکی مفلسی بھی شک و شبہ سے بالا ہے اس لحاظ سے ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقام پر ہیں کہ ہم بجائے خود اس کو مدد دے سکتے ہیں۔ ہمارے پاس جو دولت ہے وہ اسکے پاس نہیں۔ اور وہ ہے زندہ خدا کا زندہ پیغام لیکن اس ضمن میں جو بات سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے وہ یہ ہے کہ محض زبانی طور پر اس پیغام کو پہنچانا سودمند نہیں ہو سکتا ہم زبان سے یہ پیغام پہنچا ... اس وقت تک اس کا خاطر خواہ ... ظاہر ہوگا جب تک ہم ساتھ کے ساتھ ... اہل امریکہ پر یہ واضح نہ کریں کہ ... پیغام پر عمل پیرا ہونے میں ہی انکی نجات مضمر ہے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کیا جائے اسی کی مدد سے یہ عظیم ذمہ داری باحسن وجوہ ادا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر جہت اور ہر لحاظ سے ایسا کامل نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اہل امریکہ کو اپنے روحانی افلاس کا نہ صرف احساس ہی ہو جائے بلکہ وہ اس افلاس کو لازوال روحانی ثروت میں تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

بعدہ صاحب صدر مکرم شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی بخش ... معاملات ... تحریرات کو امریکہ میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور وہاں کے لوگوں کے جدید رجحانات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلامی صداقتوں پر مشتمل نئی کتابیں تصنیف کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور ان کے بعض جدید رجحانات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بالمقابل قرآن مجید کی روشنی میں اسلام کی لازوال تعلیم کو پیش کیا اور اس طرح واضح فرمایا کہ ان کی تمام مشکلات کا حل اسلام میں موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی صداقتوں کو اس طور سے ان کے سامنے پیش کیا جائے کہ جس سے ان کے دل مطمئن ہو سکیں۔ بعد ازاں آپ نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔



بقیہ صفحہ ۵

کو زخمی کر دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے ان کو سزا دلانے کی بجائے ان کو معاف کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کی یہی صفت ہے کہ وہ دکھ پا کر بھی آرام پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اعلےٰ اخلاق کا مظاہرہ اس موقعہ پر فرمایا۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے

آپ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے اگر آج ہم آپ کے نمونہ اور اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے شاہراہ قرار دیں تو فلاح و کامرانی آج بھی ہمارے قدم چومے گی۔ ہم پھر سے نئے نظام حیات کی بنیاد دیکھیں گے۔ ساری دنیا اور یورپ کی قومیں ہمارے آگے سر تسلیم خم کر دے گی۔

## دعائے مغفرت

(از حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی ـــ ربوہ)

خاکسار کی اہلیہ ثانی کے چھوٹے بھائی عبد الحمید خاں بھٹی بعمر ۴۱ سال مختصر سی علالت کے بعد ماہ رواں کے اوائل میں عارف والا ہسپتال میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا کرے۔ نیز جملہ اعزاء و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم کے اہل و عیال کا خود ہی نگہبان ہو۔ آمین۔ مرحوم کی ... العمر والدہ جو چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار بگول نزد قادیان کی ... بہن ہیں اور صحابیہ ہیں۔ خاص طور سے احباب جماعت کی دعاؤں کی مستحق ہیں۔

**درخواست دعا:۔** میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام دستگیر صاحب اکونٹنٹ میونسپل کمیٹی لائلپور دو ماہ سے بیمار ہیں دل کے دورے پڑتے ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔